سوال

کیا پسند کی شادی اسلام میں جائز ہے ؟

جواب

اسلام میں پسند کی شادی السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کیا اسلام میں پسند کی شادی کرنا جائز ہے ۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ ! الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! فطری اعتبار سے شادی ہمیشہ پسند سے ہی ہوتی ہے ، اور اسلام نے بھی اس پسند اور ناپسند کا خیال رکھا ہے ۔ مرد تو خود ولی ہوتا ہے اور وہ اپنی پسند سے شادی کرلیتا ہے ، اسلام نے لڑکی کی پسند کا بھی لحاظ رکھنے کا حکم دیا ہے ۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ (بخاری کتاب النکاح) ثیبہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور نہ باکرہ کا بغیر اس کی اجازت کے ، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! باکرہ کی اجازت کس طرح معلوم ہو سکتی ہے ، فرمایا کہ اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے ۔ بلکہ ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ کے دور مبارک میں ایک عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر ہوا ، اس نے آپ ﷺ سے عرض کیا تو آپ نے اس کا نکاح فسخ کردیا ۔ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهْيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا (بخاری کتاب النکاح) حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ کہتی ہیں کہ میرے والد نے ایک جگہ میرا نکاح کردیا اور میں ثیبہ تھی اور مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا ، تو آپ نے میرا نکاح فسخ کردیا ۔ یہ روایات اس بارے میں خوب واضح ہیں کہ عورت کی پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا نکاح کیا جائے ۔ لیکن یاد رہے کہ یہ نکاح گھر سے بھاگ کر اور ولی کی اجازت کے بغیر کرنا ناجائز اور حرام ہے ۔ اس قسم کا نکاح شریعت اور معاشرے کی نگاہ میں پسندیدہ نہیں ہے ، اس لیے کہ شریعت نے جہاں نکاح میں عورت کی پسند اور ناپسند کو ملحوظ رکھا ہے وہاں ساتھ راستہ بھی بتا دیا کہ تمام معاملات اولیاء کے ہاتھوں سر انجام ہوں ، اسلام نے جہاں اس بات کی اجازت دی کہ کہ ایک مسلمان خاتون کا نکاح بلا تمیز رنگ ونسل ، عقل وشکل اور مال وجاہت ہر مسلمان کے ساتھ جائز ہے وہاں اس نے انسانی فطرت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ پابندی بھی عائد کی ہے کہ اس عقد سے متاثر ہونے والے اہم ترین افراد کی رضامندی کے بغیر بے جوڑ نکاح نہ کیا جائے تاکہ اس عقد کے نتیجے میں تلخیوں ، لڑائی جھگڑوں کا طوفان برپا نہ ہوجائے ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتوی کمیٹی محدث فتوی